سوال

ر کی نماز(فرض) ہے 271

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ُمعہ کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ جس طرح مردوں پر ضروری ہے کیا عورتیں بھی جمعہ کی نماز مسجد میں آکر جماعت کے ساتھ نہ پڑھنے سے اسی طرح گناہ گار ہوں گی، جس طرح مرد گناہ گار ہوتے ہیں۔ ایک مولوی صاحب کا کہنا ہے کہ عورتوں پر جمعہ کی نماز اسی طرح فرض ہے۔ جس طرح م
ن (بن) شھاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ حق واجب علیٰ کل مسلم فی جماعۃ الّا علی أربعۃ عبدٍ مملوک اوامرَاَۃ او صَبیٍ او مَرِیضٍ (رواہ احمد)
ر(سول) اللہ قال: «من یومن باللہِ والیوم الاخر فعلیہ الجمعۃ ویوم الجمعۃ اِلا مریض اَو مسافر اَو امراَۃ اَو صبی اَو مملوک» (دار قطنی)
حدیثوں میں پہلی حدیث کے بارے میں مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اگرچہ سند کے اعتبار سے طارق کی حدیث صحیح ہے، لیکن طارق صحابی نہیں ہیں، اور نہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے۔ تو یہ حدیث مرسل ہوئی اور حدیث مرسل ایسی حجت نہیں ہے، جو عموم قرآن متواتر کی تحصیص ک
حدیث جابر کے متعلق وہ فرماتے ہیں کہ وہ ضعیف ہے اس لیے ان دونوں حدیثوں سے عورتوں کو مستثنیٰ کرنا درست نہیں ہے۔ لہٰذا عورتوں پر جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں آکر پڑھنا فرض ہے۔ وہ مولوی صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ اہل ظاہر نے عبد مملوک پر جمعہ کو واجب ٹھہراتے ہوئے اس حد
ری مولوی صاحب کا استدلال صحیح ہے یا غلط ہے اور ان حدیثوں کے بارے میں ان کی تنقید درست ہے یا نہیں، معلوم کرائیں، جمعہ کی نماز میں عورتوں کے شریک ہونے کو ہم جائز تو سمجھتے ہیں۔ مگر ان کی شرکت کی فرضیت تحقیق طلب ہے، ازراہ کرم صحیح مسئلہ کیا ہے اور سلف کا تعامل کیسا رہا ہے معلوم کرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

تہ!

عد!

لہ میں صفحہ ۱۳۲!

، واجب علی کل مسلم فی جماعۃ اِلا اربعۃ عبد اَو امراَۃ اَو صبیَ اَو مر(یض ابوداود)

من حدیث طارق ابن شھاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الحکم من حدیث طارق ھذا عن اَبی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصححہ غیر واحد

، اس کی تائید ابن خزیمہ کی حدیث سے ہوتی ہے، چنانچہ تلخیص کے اسی صفحہ پر ہے۔

واَخرجہ ابن خزیمۃ من حدیث ام عطیۃ نھینا من اتباع الجنائز ولا جمعۃ علینا کذا اَخرجہ بھذا اللفظ وترجمہ علیہ اسقاط الجمعۃ عن النساء

ہ ۱۳۲ میں بھی ہے۔ اس میں عن تمیم الداری رفعہ الجمعۃ واجبۃ الخ عن ابن عمر رفعہ الخ وعن جابر رفعہ الخ اس حدیث کے چار صحابی ابو موسیٰ اور تمیم الداری اور ابن عمر اور حضرت جابر روایت کرنے والے ہیں۔ لہٰذا ارسال اور ضعف جاتا رہا۔ واللہ اَعلم بالصواب (اہل حدیث دہلی جلد نمبر ۳۲۵)

وَوَرَدَ علیہ دَامت رحمۃ البَاری تترٰیٰ الیہ

ہم رضی اللہ عنکم فی رجل یجھر بالقراءۃ فی المسجد حال تلاوتہ ویتاَذی بجھرہ المصلون ھل لہ اَجر علی جھرہ ام لا افتونا ماجورین فاجاب بقولہ رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذی اصطفی وبعد فقد ورد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال اعتکف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فسمعھم یجھرون با
(نور العین فتاویٰ شیخ حسین ص ۹۷)

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 02

محدث فتویٰ